نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے۔

نمبر ۴۷ | مطبوعہ ۱۹ نومبر ۱۸۹۱ء بروز پنجشنبہ | جلد ۱۹

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے۔ ۱۲؍

ایضاً بیرونجات سے معہ محصولڈاک۔ ۲؍۱۲؍

ر ر دو کاپی ہونے سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر فی کاپی۔ ۲؍۸؍

ایک شخص کے نام سات کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مفت دیجائیگی۔ ہر حالت میں قیمت پیشگی لیجائیگی ۞

ایڈیٹوریل

ہمعصر تاج الاخبار مطبوعہ یکم نومبر ۱۸۹۱ء نہایت رنگیلا اور چھبیلا لباس پہنکر اور دیوالی کی خوشی میں خوشنما بنکر زریں لباس سے ملبس ہوکر نکلا ہے۔ اور بیل بوٹوں سے آراستہ و پیراستہ ہوکر ناظرین کی نذر ہوا ہے۔ حقیقت میں دیکھنے والے کو خوبصورت لگتا اور دل کو بھاتا ہے۔ نہ صرف اس بات ہی میں دلپسند ہے بلکہ بہ لحاظ مضامین بھی کم پسند نہیں ہے چنانچہ اس پرچہ خاص کا تمام مضمون نصیحت بخش۔ تعلیم و پند و نصائح سے پُر ہے صفحہ اول سے کئی کالم پر ملک ہند کی افسوسناک تاریک حالت کا نہایت عمدہ نقشہ ایک قصے کے طور پر باندھکر دکھلایا ہے۔ جو نہایت درست اور غور طلب ہے۔ اور دو ریفارمروں نانک صاحب اور دیانند سرستی کا مختصر سا ذکر کرکے لکھا ہے۔ اُس نے بھگتی۔ پریم۔ سمرتا۔ کا چراغ لیکر ملک کو روشن کیا ہے۔ اور آریہ ورت کے ایک حصہ میں مقدم الذکر صاحب نے جانفشانی اور کوشش سے کچھ اوجالا کردیا مگر وہ یورپ اور امریکہ سے آگے نہ بڑھ سکے اور موخر الذکر صاحب کی نسبت لکھتا ہے کہ اُس نے رگ دید یجر۔ شام اتھرون ویدوں کا چراغ ہاتھ میں لیکر آریہ ورت کے دوسرے حصہ کو روشن کیا مگر آخر کو لکھتا ہے کہ افسوس آریہ ورت والے تو اس گہری نیند سے بیدار نہیں ہوتے" وغیرہ وغیرہ۔ پھر لکھتا ہے" اب وقت رائیگاں گذر رہا ہے روشنی کہیں نظر نہیں آتی ہے" وغیرہ وغیرہ۔ اور آخر کار اس بیکسی کی حالت میں ہوکر رائے دیتا ہے کہ" ایسے موقعہ پر اگر چراغوں والے اکٹھے ہوکر اپنی اپنی پونجی سے گل شدہ چراغوں کو روشن نہ کرینگے اور انہیں مخالفین کے ہاتھ سے نہ بچائینگے تو شک نہیں کہ وہی ظلمت پھر اس آریہ ورت کو آگھیریگی"۔ اور پھر لکھتا ہے۔" اس لئے بہی خواہان قوم کو چاہیے کہ جن چراغوں کو وہ گریٹ ریفارمر جلا گئے ہیں انہیں گل نہ ہونے دیں بلکہ گل شدہ اور انجلی بتیوں کو جلاکر اس کال راتری کو دیپ مالا بنانیکی کوشش کریں" ۞

ملک کا تو ٹھیک ایسا ہی حال ہے جیسا کہ ہمعصر نے تحریر کیا اور حقیقتاً یہہ ایک تاریک اور بے سوجھ بوجھ غار کی مانند ہے۔ بلکہ اسکی تیرگی انتہا کو پہنچگئی ہے۔ مگر اس کے روشن کرنے کے چراغ جو ہمعصر نے ریفارمر صاحبان بتلائے ہیں سو کافی نہیں اگرچہ ایک اندھیری رات میں ایک چراغ کے ذریعہ سے آدمی روشنی کرلیتے ہیں مگر یہہ روشنی ناقص۔ بناوٹی اور عارضی ہے جب ذرا سی ہوا چلی یہہ بجھ گئی اور اگر روشنی بھی دی تو بہت کم جو صرف ایک محدود جگہہ کے لئے بھی کافی نہیں ہوتی۔ تو کیا معنی کہ نانک صاحب اور دیانند سوامی صاحب اگر پند و نصیحت کے لحاظ سے مثل چراغ کے

بھی تصور کئے جائیں اس عمیق اور سیاہ دنیا کے پُر از اقسام و انواع خطرات کے اور گناہ کی گہری گھاٹیوں کے روشن و منور کرنیکا وسیلہ ہوں۔ اگر ذرا سی سوچ و فکر کیجاوے تو محقق پر اسبات کا ثبوت کافی و وافی طور پر ہو جائیگا۔ جسطرح پر ہماری کل دنیا کے روشن و منور کرنے کے لئے صرف چراغ ہی کافی نہیں بلکہ ایک سورج بھی درکار ہے۔ اسیطرح پر اس دنیا پر از ظلمت اور تاریکی کو اُجالا کرنے کے لئے ایک آفتاب چاہئے۔ جو نہ صرف ایک ملک کو روشن کرے بلکہ دنیا کے تمام ملکوں کے پرکاش کرنیکا سبب ہو*

اور جسحال میں کہ ہمعصر خود مقر ہے کہ اب وہ روشنی جو ریفارمر صاحبان نے کی تھی بجھتی جاتی ہے تو اس سے صاف ثابت ہے کہ وہ ناقص اور بے قرار تھی مثل چراغ کی روشنی کے۔ اور جو اسکے پھر جلانیکی کوشش کے لئے ہمعصر ترغیب دیتا ہو کہ "گل شدہ" "چراغوں اور" "ان جلی بتیوں" کو گل ہونے نہ دیں یہہ بات مشکل ہے۔ اور عوام سے یہہ بھی ہونا دشوار ہے۔ اس حالت میں ملک ایک تاریک کا تاریک غار ہی بنا رہا۔ اس موقعہ پر ہم اپنے معزز ہمعصر کو ایک اُجالا کرنیوالے "آفتاب" "بلکہ" "آفتاب صداقت" کی خبر دینا مناسب جانکر یہہ چند سطور لکھتے ہیں*

ابتداء دنیا سے سوا ایک قلیل زمانے کے جسکا زمانہ معلوم نہیں یہہ دنیا بسبب گناہ کے ظلمت میں رہ گئی پر رحیم خدا نے "جو غصہ کرنے میں دھیما اور رحمتوں میں غنی ہے" اس دنیا کو پھر روشن کرنے کے لئے ایک آفتاب صداقت کی خبر دی اور ۴۰۰۰ برس تک یہہ خوشخبری اکثر اوقات پیغمبروں کی زبانی بنی آدم کو سنائی گئی۔ اور قبل از آمد اس آفتاب صداقت کے ملاکی نبی الہام الٰہی سے یوں مبشر ہو کر

تم پر جو میرے نام سے ڈرتے ہو آفتاب صداقت طالع ہوگا صحیفہ ملاکی باب ۴۔ آیت ۲ ۔ اور پھر وقت معین پر جسکو اب ۱۹۰۱ سنہ ہو جاتا ہے وہ موعود آفتاب صداقت نکلا اور اُسنے تاریک دُنیا میں روشنی پھیلائی جسکا یہاں بیان کرنا سبب طول ہے۔ اور اب وہ باآواز بلند پکارتا ہے "جہان کا نور میں ہوں جو میری پیروی کرتا اندھیرے میں نہ چلیگا۔ بلکہ زندگی کا نور پاویگا" یوحنا ۸۔ ۱۲۔ اگر نور آسمانی اور قدرتی سے آپ اور ناظرین روشن ہونا چاہو تو اب دروازہ کھلا ہے اور وہ حقیقی آفتاب محبت اور فروتنی کی رسیلی آواز سے دھیما ہو کر سبکو دعوت عام دیتا ہے۔ کاشکہ سب آویں اور اپنے مصنوعی چراغوں کو آزمایش کر کہ وہ اس اندھیرے غار میں کارآمد ہو سکتے ہیں یا نہیں؟*

اور اخیر صفحہ دوسرے بعنوان "دیپ مالا" ایک نظم درج کی ہے جسکا مصنف بے رام شرما ہے اُسمیں بھی نصیحت آمیز فقرے بھرے ہیں جنمیں سے ایک یوں ہے:۔

بنی ہے گلی کوچے میں دیپ مالا
نہیں خانۂ دل میں لیکن اوجالا

یہہ نظم تیسرے صفحہ کے اخیر تک چلی جاتی ہے۔ پھر اس شعر سے جو ذیل میں درج ہے سونیوالوں کو بیدار کیا ہے:۔

اُٹھو سونیوالو بہت سو چکے ہو
سبھی مال و دھن اپنا تم کھو چکے ہو

اس مضمون میں نثر بھی ہے اور کسی جگہہ میں نظم بھی عمدہ پُر نصیحت ہے۔ غرض یہہ کہ عمدہ مضمون ہے اسکا راقم اکبر او سنگھہ از لودیانہ ہے۔ غرضکہ تمام کالم اخبار ہذا کے نصیحت و پند سے بھرے ہیں۔ اگر تمام اخبارات اسیطرح پر پبلک کی بہتری اور بہبودی کے لئے عمدہ عمدہ نصیحت آمیز مضامین درج کیا کریں تو ملک کی بہتری کی صورت ہوگی*

اسی اخبار کی لوکل خبروں میں ہم نے ایک افسوسناک خبر پڑھی جو یہہ ہے کہ عنایت مسیح نامے ایک کلارک نے مشن سکول میں ایک طالب علم سے گائے کا گوشت منگوایا اور وہ لڑکا اُس گوشت کو جماعتوں میں لئے پھرتا رہا۔ جسکے سبب سے اکثر لڑکوں نے جو اعلیٰ جماعت کے تھے ہیڈ ماسٹر صاحب سے شکایت کی کہ عنایت مسیح نے ہمارے مذہبی خیالات پر چوٹ لگائی ہے۔ پر ہیڈ ماسٹر نے صرف اتنا کہا کہ تمکو اسبات سے کچھ تعلق نہیں۔ ہم کلارک کو خود سمجھا دینگے۔ پر لڑکے اسپر راضی نہ ہوئے انہوں نے چاہا کہ عنایت مسیح اُنسے باقاعدہ معافی مانگے یا ہیڈ ماسٹر صاحب اُسکو اُنکے سامنے سرزنش کریں۔ پر ہیڈ ماسٹر صاحب نے اسکا کچھ نوٹس نہ لیا جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ اسکول کے لڑکوں میں سے ۲۰۰ طالب علم اسکول چھوڑ بیٹھے۔ اسپر جب معاملہ یہانتک پہنچا تو ہیڈ ماسٹر صاحب نے ہمعصر کے پاس ایک خط بھیجا کہ جسکے ہمراہ عنایت مسیح کا خط معافی طلب بھی تھا جسکا مطلب یہہ تھا کہ اس اخبار کے ذریعہ اس خرابی کو دفعہ کیا جاوے۔ اسپر ہمعصر افسوس ظاہر کرتا ہے اور لکھتا ہے کہ "اگر ہیڈ ماسٹر صاحب اعلیٰ جماعت کے چند طلباء کے سامنے عنایت مسیح کو ذرا بھی سرزنش کر دیتے تو یہہ معاملہ اسقدر طول نہ کھینچتا" ہماری رائے میں بھی ہیڈ ماسٹر صاحب نے دور اندیشی اور دانائی نہ کی۔ بلکہ عنایت مسیح کا بڑا قصور تھا۔ اُسکو اسکے عوض میں کچھ سزا دینی مناسب تھی۔ کیونکہ عنایت مسیح نے یہہ نہایت ناجائز کام کیا تھا۔ اگر اُسوقت ہیڈ ماسٹر صاحب اُسکو لڑکوں کے سامنے دھمکا دیتے اور ایسی حرکت سے آیندہ کو باز رہنے کی سخت ممانعت کرتے تو نوبت یہانتک نہ پہنچتی کہ اب اُنکو پبلک کے ایک اخبار کے ذریعہ معافی مانگنی پڑتی۔ اور تمام صاحبان میں اُنکی یہہ کارروائی حقارت سے دیکھی جائیگی اور اسکول کو بھی از حد صدمہ پہنچا۔ اور اُنکو بھی شرمندہ ہونا پڑا کسی نے سچ کہا ہے "چہ کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی" ہمکو اس خبر کے پڑھنے سے بڑا افسوس ہوا۔ اور ہم منتظر ہیں کہ اسکی بابت کوئی صاحب ہمکو خبر دے کہ اب اسکول کی کیا حالت ہے؟

ایک صاحب بنام جے میلی ملازم ڈپٹی کمشنر آفس رامپور سی پی نے مشن کے اُس کام کی مختصر کیفیت لکھی ہی جو بسرامپور میں ہوا اور ہوتا ہی - یہہ خط انگریزی میں ہی لیکن ناظرین کے مطالعہ کی خاطر اُس کا ترجمہ کر کے یہاں درج کیا جاتا ہی - قصبہ بسرامپور سے رامپورہ ۳۰ میل کے فاصلہ پر ہی - یہاں ایک مشن ہی جسکو ۴۴ سال گذرے کہ پادری او - لوہر صاحب نے جو جرمنی کی ایونجلیکل مشن کے ہیں جاری کیا تھا - صاحب موصوف ابتک اسی انگورستان میں کام کرتے ہیں - یہہ جگہ جہاں بسرامپور واقعہ ہی نہایت عمدہ جگہہ تھی جو مشن نے خرید لی تھی - اب اس جگہہ میں مشن کی بڑی بڑی کوٹھیاں - ڈاکخانہ ہسپتال لڑکوں اور لڑکیوں کے سکول - پولیس کی چوکی - چھاپخانہ بمعہ دیسی عیسائیوں کے ... ۹ گھروں کے آباد ہیں ◆

اتوار کے روز صبح کی عبادت کے لئے جب ۹ بجے گھنٹہ بجا تمام مسیحی فوراً جمع ہو گئے اور عبادتگاہ سامعین سے بھر گئی - ۲ بجے سنڈے سکول ہوا اُستاد اور شاگرد جمع ہو کر کلام الہی کے مطالعہ میں مشغول ہوئے - شام کی عبادت ایک گاؤں میں ہوئی جو بسرامپور سے ایک میل کے فاصلے پر ہی جسکے تمام باشندے مسیحی ہیں - پیر کے روز میں نے ایک نہایت عمر رسیدہ پادری صاحب کو دیکھا جنکی عمر ۷۰ برس کی ہوگی حسب معمول وہ اپنی روزمرہ کی محنتوں میں مشغول تھے - اول صاحب پرنٹنگ پریس کے ملاحظہ کیواسطے گئے جسکے کہ وہ سپرنٹنڈنٹ ہوتے تھے جبکہ اُنکا لڑکا کسی جگہہ جاتا تھا - انکا لڑکا بھی خادم الدین کے عہدے پر ممتاز ہی - اور پریس کا سپرنٹنڈنٹ ہی - اُس کے بعد وہ صاحب شفاخانہ میں گئے - اور خود قریب ۷۰ مریضوں کو ادویات تقسیم کیں باوجود اس ضعیفی کے دو شفاخانوں کا تمام کام خود سرانجام کرتے ہیں - اور مریضوں کو ایک کبھی کسی خدا کا کلام سناتا ہی - طول کے خوف سے میں نہیں چاہتا کہ کچھ زیادہ لکھوں لیکن صرف یہہ دکھلانا چاہتا ہوں کہ خدا وحشیوں کو بھی اپنے خادم بنا سکتا ہی - بسرامپور میں تین پادری صاحبان ہیں اور کل مسیحی عنقریب ۱۰۰۰ ہیں ◆

ہمعصر مہر نیمروز مطبوعہ ۷ نومبر ۱۹۰۳ء مسیح موعود کے مقابل ایک اور مسیح "عنوان قایم کر کے یوں رقمطراز ہی کہ اودھ اخبار کے نامہ نگار نے لکھا کہ مرزا غلام احمد قادیانی مدعی مسیح موعود ٹھہر رہے ہیں اور علماء دہلی مناظرہ کے لئے مستعد ہیں لیکن وہ مستعد نہیں اور ایک اور صاحب نے انکے مقابل میں دہلی سے مسیح موعود ہونیکا دعوی کیا ہی - پہلا اشتہار آنصاحب کا اپنے دعوی میں خوب دھوم دھام سے طبع ہوا - اشتہار کا طبع ہونا تھا کہ ایک دُھند مچگیا - قادیانی صاحب کے چھکے چھوٹ گئے کہ اب اپنے برابر کے مُدعی سے نبٹنا مشکل ہی" اور یہہ بھی لکھا ہی کہ یہہ نئے مُدعی مرزا صاحب کے ساتھ مباحثہ چاہتے ہیں اور چار ہزار روپیہ شرط باندھتے ہیں کہ اگر مرزا صاحب انکو جھٹلا دیں تو یہہ رقم دے دیں - پر مرزا جی کو گریز ہی - یہہ دوسرا شخص ہر علم و فن میں کامل دستگاہ رکھتا ہی - لیکن اس کا نام ابھی معلوم نہیں - اب مرزا جی کو نمبر اول اور دوسرے صاحب کو نمبر دوم کہنا پڑیگا - خداوند مسیح کا فرمان سچ ہی کہ جھوٹے نبی اور جھوٹے مسیح اُٹھینگے - ایسوں کو ہرگز نہ مانیو" ◆

مراسلات

طالب از لاہور

ناظرین اخبار کو وہ مضمون یاد ہوگا جو چند دن ہوئے نور افشاں میں شایع ہوا تھا - ہم نے کہا یاد ہوگا یہہ ہماری غلطی ہی ہمیں کہنا چاہیے تھا - چشم دل کے سامنے اسکی تصویر لٹکتی ہوگی - اُسکے نادر معانی اُسکی عبارت کی رنگینی - اسکے محاوروں کی شوخی اُسکے لفظوں کی چُستی پڑھنیوالا کب بھول سکتا ہی - اُسکا عنوان تھا "مصمم ارادہ" اور ہم کو یقین ہی کہ نہ صرف اُسکی تصویر ہی اپنی خوشنمائیاں دکھا کر پڑھنے والے کا دل لُبھاتی ہوگی بلکہ اسکی تاثیر نے بھی تھلکا مچا رکھا ہوگا - شاید کسی ایک نے اپنے ارادہ کی بسکی پروا دیا مچا یا ہوا اور "گذشتہ را صلوٰۃ آیندہ را احتیاط" کہکر لفظ مصمم کی نباک سے آؤ بھگت کی ہوگی ہمارا ارادہ ہی کہ اس مضمون میں ناظرین کی خدمت میں دو تین باتیں پیش کریں جو مصمم ارادہ کے لئے نہایت ضروری ہیں - بالیوں کہیں کہ مصمم ارادہ اُنکی ترکیب سے پیدا ہوتا ہی جسطرح آکسیجن اور ہیڈروجن کی ترکیب سے پانی بنتا ہی اسیطرح مصمم ارادہ بھی اُن باتوں کے باہم متفق ہونے سے ظاہر ہوتا ہی - اس مرکب کا ایک جزو ◆

(۱) ہمت ہی جس شخص میں یہہ صفت نہیں پائی جاتی اسکا ارادہ بودا اور کمزور ہوتا ہی - وہ اپنے مقصود کو کبھی حاصل نہیں کرسکتا - ہزاروں آدمی ایسے نظر سے گذرے ہونگے جنکی ادھیڑبن کسی متوالی کیطرح کبھی ختم نہیں ہوتی - جنکے ہاؤ کی ہنڈیا ہمیشہ وہم کے چولھے پر چڑھی رہتی ہی پر کبھی تیار نہیں ہوتی - وہ ایک ارادہ ٹھانتے ہیں اور گھڑی دو گھڑی کے لئے اُسکا خیال اُنکے دل میں رہتا ہی - پر جب عمل میں لانیکا وقت آتا ہی تو ہمت ہار دیتے ہیں - اگر میں یہہ کام کروں تو جانے لوگ کیا کہیں - نہ معلوم کیا کیا دقتیں پیش آئیں - چال نرالی ہی - سوچ سمجھ کر چلوں ایسا نہ ہو کہیں اپنے بیگانے ہو جائیں - دشمنوں کو طعنے دینے کا موقعہ ملے دُنیا میں تشہیر ہو - مجلس میں کوئی جگہہ نہ دے - تھو تھو کر کے نکال دیں - پھر تو میں گھر کا رہا نہ

گھات کا - نہیں بابا ان مصیبتوں میں کون پھنسے بیٹھے بٹھائے مُفت آفت کون مول لے کون کانٹوں کا ہار گلے میں ڈالے اور لوگوں کی ہر روز کی تو تو میں میں سُنے - کیا فایدہ ہے اس سے تو یہی بہتر ہے کہ دم بخود ہو رہیں - اس خیال کو دل میں گھسنے ہی نہ دیں - بلکہ نام سنتے کوسوں بھاگیں وقت کا مقتضیٰ یہی ہے - کہ جس چال چل رہے ہیں اُسی چال چلیں - جب ایسے ایسے واہی خیالات حملہ آور ہو کر انسان کو چاروں طرف سے گھیر لیتے ہیں - تو ارادے کا خون ہو جاتا ہے اور وہ کام جیسکے فعل میں آنے سے ملکی دینی اور ذاتی فایدہ ہوتا تھا عنقا کے آشیانہ میں جا چھپتا ہے - لیکن جو شخص ہمت سے مسلح ہوتا ہے وہ ان سب باتوں کا مقابلہ کرتا - اور ان پر فتح پاتا ہے - اے ہمت ! ہے تو تیرا نام عورت لیکن تیرے کرتب ہزار ہا جوانوں کو شرم دلاتے ہیں - جسنے تیرے آغوش محبت میں پرورش پائی - جس نے تیرا دودھ پیا اور تیری شجاعت انگیز نصیحت سُنی وہی کچھ کرسکتا ہے - اگر تو نہ ہوتی تو کیا مجال تھی کہ سکندر مقدونیہ سے باہر پاؤں دھرتا - گھر سے نکلتے بادیہ پیمائی کرنے جنگجو اور خونخوار قوموں سے لڑنے کا خیال کرتے ہی کچھ تھام کر رہجاتا - اگر تیرا ظل حمایت سر پر نہ ہوتا تو نپولین کب جہان کو ہلا سکتا - کسی جنگل ویرانہ میں بھٹک کر مرجاتا - کہاں پوپوں کا راج اُن کے خدائی دعوے اُنکی جنگی جمیعت اُنکی تعلیم کی عالمگیر تاثیر اور سارا یورپ اُنکا تابع فرمان - اور کہاں لوتھر ایک غریب باپ کا بیٹا - اسکی خانقاہ کے احاطہ کے باہر شاید کوئی اُسکا نام تک نہ جانتا ہوگا اور یہہ اُمید تو کسے ہوگی کہ یہی ادنیٰ سا پرٹسٹ ایک دن پوپوں کے ناک میں دم کر دیگا - گو وہ بینوا اور بے بضاعت تھا - لیکن اُسنے وہ کام کر دکھایا جو بادشاہوں کے لشکروں سے نہ ہوسکا شاید پہلے پہل اُسکے دل میں بھی ایسے ایسے خیالات گذرے ہوں - میں اکیلا تن تنہا نہ میرے پاس روپیہ نہ لوگوں کی مدد کا وعدہ - زمانہ پوپ کے قدموں پر سر دھرتا ہے - اُسکی بات خدا کا حکم سمجھا جاتا ہے - اس بلائے عظیم سے لڑوں تو کیونکر لڑوں - لیکن ہمت نے اُس کے شانہ پر ہاتھ رکھا اور پیٹھ ٹھوک کر کہا اگرچہ بظاہر تیرے پاس کچھ سامان نہیں لیکن جبتک میں تیرے ساتھ ہوں کچھ ڈر نہیں مطمئن رہ - اور قدم اُٹھا - زمانہ کی مخالفت بہت کریگی جان لے لیگی - اس سے زیادہ تو کچھ نہیں کرسکتی - مرنا تو ہے آج نمرے کل پرسوں سال دس سال سو سال کے بعد مروگے - پر اگر یہہ کام کروگے تو اسکے صلہ میں تم آسمان کی بادشاہت میں "شاباش اے وفادار نوکر" کے الفاظ سے مخاطب کئے جاؤگے اور تمہارے نام کو لوگوں کی آنکھیں محبت کے آنسوؤں سے سرسبز رکھینگی - اُسنے اس نصیحت کو شوق سے قبول کیا خاطر جمع کی سر کو ہتھیلی پر رکھا اور توکل بخدا اپنی کشتی کا لنگر چھوڑ دیا گو مصیبت مخالفت نے اُسے گرانا چاہا لیکن ہمت نے اُسکو ایسا ثابت قدم کر دیا تھا کہ دشمنوں نے لاکھ زور مارا پر وہ نہ گرا - اُسکی عرقریزیوں نے تمام یورپ کی صورت بدل دی - بت پرستی زود اعتقادی اور غلط فہمی کی سی بُرائیاں سب دور ہو گئیں - ایک لوتھر ہی نہیں ہر ایک صاحب ہمت اپنے وقت اور اپنے کام میں ایسے جوہر دکھا گیا ہے - دین اور دنیوی تاریخ میں بہت سے ایسے نام موجود ہیں جنہوں نے اپنے معبود حقیقی کی خدمت یا اپنے بادشاہوں کی تابعداری یا اپنے ملکی باشندوں کی خیرخواہی اور ترقی کے لئے اپنے سر نثار کر دئیے - ہمت وہ شے ہے جو ذرہ کو آفتاب بناتی ہے - یہی وہ خوردبین ہے جسمیں کاہ کوہ کی صورت نظر آتا ہے - وہ لوگ جو آج عزت اور تعظیم کے ساتھ یاد کئے جاتے ہیں - اپنی ماں کی گود میں عام بچوں کے سے دکھائی دیتے ہونگے لیکن ہمت کے طفیل سے ایسے نام اپنے پیچھے چھوڑ گئے کہ زبان پر آتے ہی شجاعت بسالت ہمدردی اور محبت کا مرقع کھنچ جاتا ہے +

لیکن اس ملک میں ابھی سکندر یا بونا پارٹ یا ولنگٹن یا کلاؤ کی ہمت کی ضرورت نہیں - یہاں اخلاقی ہمت کی ضرورت ہے - یہہ زمانہ میدان جنگ میں جاکر نبرد آزمائی اور عرصہ دار و گیر میں علم افرازی کرنیکا نہیں (ہمارا مطلب ہے ہندوستان میں) یہاں اُن چھوٹی چھوٹی بُری باتوں پر غالب آنیکا وقت ہے جو ہماری روز مرہ زندگی میں واقع ہوتی رہتی ہیں - جو ہمیں صداقت اور سچائی کو قبول نہیں کرنے دیتیں - کئی عادتیں کئی رسمیں کئی خرابیاں ایسی کثرت سے پائی جاتی ہیں اور ایسا زور رکھتی ہیں کہ لوگ اُنکو چھوڑتے ڈرتے ہیں - اُنپر غالب آنیکو ہمت چاہئے - اور اگر ہم انپر فاتح نہ ہوسکیں تو ہنگام کارزار میں کیا خاک ہمت دکھاینگے - بہت سے ہیں جو خداوند مسیح کو نبی برحق مانتے ہیں اُسکی قدرت اور طاقت اور اُسکے جلال اور شوکت کے قایل ہیں لیکن ہمت نہیں کہ برملا اسکا اقرار کریں اُنکے لئے ہمت کی نہایت ضرورت ہے +

(باقی آیندہ) طالب

بقیہ سلطنت روس میں جلاوطنی کا ظالمانہ انتظام

جلاوطنوں کی حکومت کے قوانین کا یہہ اختصار ہے - ہم نے مجموعہ قوانین کے اصل معنی کو صرف زیادہ صاف طور سے بیان کیا ہے - مرد اور عورتیں جو حکماً جلاوطن کئے جاتے ہیں وہ روسی قانون کو جلاوطن کرکے معلوم نہیں ہیں - وے نظر بند لوگ ہیں - اور اُنکی جلاوطنی کو جلاوطنی نہیں

لیکن خاص سکونتگاہوں میں زیست پانا کہا گیا ہے۔ لہٰذا اس ماں کا غم کم ہوتا ہے جو اس قانون کو پڑھکر معلوم کرتی ہے کہ میرا ایک ہی بیٹا جلاوطن نہیں کیا گیا ہے لیکن کسی سکونتگاہ میں اس موقعہ کے نزدیک جہاں کپتان ڈی لانگ اور بھی اشخاص کے علاوہ سردی اور بھوک سے ہلاک ہو گئے تھے باشندہ بنایا گیا ہے!! +

جلاوطنوں کی زندگی پر ان قوانین کا ظالمانہ دباؤ

جب کوئی جلاوطن ہفتوں یا مہینوں کے سفر کے بعد آخر اس شہر یا موضع میں پہنچتا ہے جو اسکے لئے مقرر ہوا ہے۔ اور جسمیں وہ "باشندہ بنایا جائیگا" تو اسکو پولیس اسٹیشن کو لیجاتے ہیں۔ اور اسکو ایک "سکونت کا پروانہ" دیا جاتا ہے۔ اور حراست پولیس کے قوانین کی ایک چھپی ہوئی جلد اسے ملتی ہے۔ ساتھ ہی اسکو اطلاع دیجاتی ہے۔ کہ بلا اجازت وہ موضع کے حدود سے باہر نہیں جا سکتا ہے اور اسکی خط وکتابت "زیر نگرانی" ہے۔ اور کہ بھاگ جانے کے اندیشہ کے سبب سے مقرری وقتوں پر بذات خود افسر پولیس کے پاس جاکر رپورٹ دینی ہوگی۔ اور یا کوئی افسر جو اسکی نگرانی کے لئے مقرر ہو جتنی دفعہ ضرورت ہوگی وہ جاکر اسکو دیکھا کریگا۔ جلاوطن آدمی کی پہلی ضرورت بیشک "پناہ" ہے۔ اور اپنی جلاوطنی کی راہداری کا پروانہ اور قوانین کی ایک کاپی اپنے ہاتھ میں لیکر وہ کسی جائے سکونت کی تلاش میں چلدیتا ہے۔ اب یہہ بات کہ وہ ملکی جلاوطن ہے اسکے پروانہ سکونت میں لکھی ہوئی ہے۔ لیکن ہر ایک جانتا ہے۔ اس حالت میں وہ اس موضع میں پہنچتا ہے جو زیر نگرانی ہے۔ اور وہاں کے گھر والے نہیں چاہتے کہ اسکو وہاں رہنے دیویں۔ ملکی جلاوطن ایک خطرناک آدمی سمجھا جاتا ہے اور علاوہ اسکے ایسا آدمی جو دن اور رات کے ہر گھنٹے ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔ گاؤں کا رہنے والا نہیں چاہتا کہ ہر وقت اسکے گھر پر شکی پولیس افسر حملہ کیا کرے۔ اور علاوہ اسکے شاید اس گھر والے سے مطلوب ہو کہ اپنے شب باش کی نگرانی کرے۔ اور پولیس شیشن پر وقت اور بے وقت طلب کیا جاوے تاکہ سوالوں کا جواب دیوے۔ ان ناپسندیدہ باتوں کے سبب سے وہ ایسے شخص کے ساتھ سروکار نہ رکھنا بہتر سمجھتا ہے جسکی بابت سوائے اسکے اور کچھ معلوم نہیں کہ وہ "ملکی مجرم" ہے اور پولیس کی زیر نگرانی ہے۔ جیوں جیوں وہ جلاوطن آدمی گھر گھر پھرتا ہے اور اپنے تئیں موجب شک اور خوف کا پاتا ہے تب اسکو معلوم پڑتا ہے کہ جلاوطن کا "پروانہ سکونت" ایک "بھیڑیے کا پروانہ راہداری" ہے +

آخرکار شاید کسی دوسرے ملکی جلاوطن کی مدد سے اسکو کسی دہقان کے گھر میں ایک کوٹھڑی کرایہ پر ملجاتی ہے۔ اور وہاں اپنی خرجی اتارتا ہے۔ پہلا اور نہایت مفید سوال جو اسکے دل میں اٹھتا ہے گذران کی بابت ہے۔ میں کیونکر گذارہ کروں؟ میں اپنی جورو اور چھوٹے لڑکوں کو یورپین رشیا میں بالکل بے سامان چھوڑ آیا ہوں۔ انکی لاچار اور مفلس حالت کے خیال سے اسکو مدت سے تکلیف ہوتی رہی ہے۔ اور اب اسکو اپنی پرورش کا سوال درپیش آگیا وہ کیا کرے؟ "حراست پولیس کے قوانین" کو دیکھتا ہے اور دفعہ ۳۳ سے معلوم کرتا ہے کہ وہ جلاوطن جنکے پاس اپنی نقدی نہیں ہے سرکاری خزانہ سے خرچ پاوینگے۔ اسے پتا ملتا ہے کہ یہہ خرچ چھ روبل ماہواری ہے۔ جو ۹ روپیہ سے کچھ کم ہوتا ہے۔ پھر وہ شہر یا گاؤں کے بازار میں نرخ دریافت کرتا ہے اور معلوم کرتا ہے کہ اگر اسکو یہہ الاونس ملے اور وہ فقط وہ چیزیں خریدے جو اسکی زندگی کے لئے ضروری ہیں تو اسکا ماہواری خرچ الاونس سے بڑھجاتا ہے +

وہ شخص جو صوبہ ٹوبلسک میں جلاوطن کیا گیا ہے اگر فقط زندگی کی ضروریات پر قناعت کرے۔ اور دھوبی اور لکڑی یا دوائی وغیرہ کیواسطے کچھ خرچ نہ کرے اور صرف ۵ سینٹ کا تیل اور ۱۱ سینٹ کی مصری ایک مہینے میں خرچ کرے تو وہ اپنی الاونس سے ایک ڈالر اور ۲۰ سینٹ زیادہ خرچ کرتا ہے۔ ظاہر ہے کہ وہ اپنی پرورش کا سوال اسطرح حل نہیں کر سکتا۔ اور سائبیریا کے کسی دور کے گاؤں میں اسے عقلی شغل کے موقعے پانیکی امید نہیں ہو سکتی جیسے سینٹ پٹرس برگ یا ماسکو میں ہو سکتی ہے۔ وہ کسی سودمند کام کے لئے ضد نہیں کرتا۔ نہ ایسے کام کیلئے جو اپنے دل کو اچھا لگتا ہو بلکہ تیار ہے کہ کسی قسم کا کام ملے جسکے ذریعہ سے وہ اپنی روح اور بدن کو اکٹھا رکھ سکے۔ اس نے اعلیٰ مدرسہ میں تعلیم پائی تھی۔ تین یا چار زبانیں جانتا ہے اور شاید ایک تجربہ کار حکیم اور جراح یا مصور یا جرنل لکھنے والا یا عمدہ خوشنویس یا حساب نویس یا لائق معلم بن سکتا ہے۔ اور معلوم کرتا ہے کہ میں سائبیریا میں بھی پچاس سینٹ روز کما سکتا ہوں۔ اور ۱۵ ڈالر ماہوار سے اچھی طرح گذران کر سکونگا۔ لیکن قوانین حراست پولیس کو پڑھنے سے معلوم کرتا ہے کہ اسکے لئے قطعی منع ہے کہ استاد یا حکیم یا کمپاؤنڈر یا مصور یا تھیٹر پر کھیلنیوالا یا کتب خانہ کا محافظ یا نقل نویس یا ایڈیٹر یا کمپازیٹر (حرف جمانیوالا) یا عرضی نویس یا رپورٹ دینیوالا یا لیکچر دینیوالا یا قانوندان یا کتب فروش یا کلرک کا کام کرے۔ وہ سرکاری یا کسی سوسائٹی کی ملازمت میں کوئی عہدہ نہیں پا سکتا۔ سوداگروں کی کمپنی میں کوئی افسر یا حصہ دار نہیں ہو سکتا۔ وہ کسی علمی مجلس کا ممبر نہیں ہو سکتا۔ ادبیات اور مصوری یا چھاپنے کی چیزوں کے ساتھ اور کتابوں اور چھاپہ خانوں یا اخباروں کے ساتھ کچھ سروکار نہیں رکھ سکتا۔ اب تعلیم یافتہ آدمی کے لئے کونسا کام رہا جو وہ کرے؟ وہ سارے کام جنکے لئے اسکی زندگی اور سابقہ تربیت نے اسے لائق کیا اسکے لئے بند ہیں۔ وہ کار حرفت نہیں جانتا کیونکہ ہتھیار یا

سو بھی یا گاڑی بنانیوالے یا لوہار کا کام کرسکے۔ اور وہ گذر بیان نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اپنے مقرری گانوں کو چھوڑ نہیں سکتا۔ بس وہ ہمیشہ جو اُنکے لئے کھلا معلوم ہوتا ہے زمین کی کاشت کاری ہے۔ "قوانین پولیس" اُس کو آلو۔ شلغم۔ گوبی۔ پیدا کرنے سے منع نہیں کرتے۔ اس بات کا اندیشہ نہیں ہے۔ کہ وہ اپنے خیالوں سے زمین کو خراب کر دیگا۔ مگر اب اس حال میں بھی وہ یہہ معلوم کرتا ہے۔ کہ کوئی زمین غیر مقبوضہ گانوں کے نزدیک نہیں ہے جسکی وہ کاشت کرے اور اگر گانوں کی حدود سے باہر جاتا ہے تو قید کی سزا کے لایق ٹھہرتا ہے۔ اور لاچار ہو کر وہ گورنر کے پاس کسی کام کیواسطے درخواست کرتا ہے۔ ذیل میں چند عرایض اور اُنکے جوابوں کی نظیریں دیجاتی ہیں جن سے جلاوطنوں کی لاچار اور پریشان حالت اور بھی ...گر...

...سک کے جلاوطنوں نے جنرل ...ے گورنر جنرل سے درخواست کی کہ ہمیں راگ سکھانیکی اجازت ہو۔ اُنکا یہہ قول تھا کہ سرکاری الاونس پر اور ذریعوں سے جو قوانین نے اُنکے واسطے جایز رکھے ہیں گذارا کرنا ناممکن ہے مگر وے راگ سکھلا سکتے تھے۔ اور اُنہوں نے ایسا کرنیکی اجازت مانگی۔ اب پیانو باجا کوئی خطرناک امر یا امن عامہ کا نقصان نہیں ہے۔ اور یہہ گمان نہیں کیا جاسکتا کہ سائبیریا کے لڑکے باجا سیکھنے سے نیست ہو جائینگے۔ گورنر جنرل نے یا تو یہہ خیال کیا کہ سایبل اکموتسک کے لڑکوں کو بغاوتی گیت سکھلا کر انکی وفاداری کو اکھاڑینگے اور یا اسکا یہہ یقین تھا۔ کہ مفلسی اور ذلت جلاوطنوں کو اپنی زندگی کی ضروریات حاصل کرنیکی حاجت ہے۔ تو وہ گلس لوگوں کی مزدوری کرسکتے ہیں جو مزدوروں کو ۵ سے ۷ سینٹ تک روزانہ دیتے ہیں۔ اسوقت کے قریب اُسٹ کمینوگورسک کے جلاوطنوں نے اپنی جلاوطنی کی جگہہ کے نزدیک جنرل کوبیاگوفس کی سے ایک قطعہ سرکاری زمین کے قبضہ اور کاشت کے لئے عرض کی۔ انہوں نے زمین کو درست کرنے اور معاملہ دینے کا اقرار کیا جب زمین حاصل دینے کے قابل ہو جائے۔ اور کہ جلاوطنی کی میعاد کے بعد سب کچھ جو وے زمین پر بڑھاویں یا بناویں بلا کچھ لئے سرکار کے لئے چھوڑ جائینگے۔ یہہ بھی معقول درخواست تھی۔ اور سرکار کے لئے فایدہ مند تھی۔ تو بھی گورنر جنرل نے اُنکا وہی جواب دیا جو اُسنے اکموتسک کے جلاوطنوں کو دیا تھا۔ یعنی اگر انکو کام کی ضرورت ہے تو کاسک لوگوں کی مزدوری کریں*

پھر ١٨٨٣ء میں شہر تور کی میڈیکل سوسٹیٹی نے منسٹر آف دی انٹیریر کو ایک میموریل بھیجا اور اسمیں میڈیکل امداد کی کمی کا بیان کیا اور سائبیریا میں تعلیم یافتہ حکیموں کی بڑی ضرورت پیش کی۔ اور اُن طلبا علم طب اور طبیبوں کیطرف اسکی توجہہ طلب کی جو جلاوطنی کے فتوے کے نیچے سلطنت کے اُس حصہ ... ہے تھے اور درخواست کی کہ گورنمنٹ اس مصلحت پر مہربانی کی توجہہ فرماوے کہ ایسے حکیم اور طالب علم اُن لاچاریوں سے آزاد کئے جاویں جو قوانین پولیس کے دفعہ ٢٧ میں لگائی گئی ہیں۔ ایسی مجلس کی ایسی صلاح سے زیادہ تر معقول اور درد مند اور توجہہ کے قابل اور کوئی بات نہیں ہو سکتی تھی۔ مگر اسکے ساتھ کیا سلوک ہوا؟ میں افسوس سے کہتا ہوں کہ سزا ہوئی!!! تور کی میڈیکل سوسیٹی بند کی گئی اور آیندہ اجلاس کرنیکی ممانعت ہو گئی اور اسکے ممبروں میں سے دو جو تور کے ہسپتال میں سرکار کیطرف سے سرجن تھے اجمالی طور پر اپنی جگہہ سے علیحدہ کئے گئے۔ اگر وہ لوگ سزایاب ہوتے جنہوں نے صرف صلاح دی کہ جلاوطن کئے ہوئے حکیم حکمت کرنے پاویں تو ہر ایک خیال کرسکتا ہے کہ اگر جلاوطن کیا ہوا حکیم جو بلا اجازت حکمت کرے وہ کیسی سزا پاویگا* فقط

ایسے حالات سُنکر ہمیں خدا کا اپنی مہربان گورنمنٹ انگلشیہ کا کیسا شکرگذار ہونا چاہئے۔ کہ ہم لوگوں کو اسقدر آرام اور حفاظت اور آزادگی ہے کہ ہم اور ملکوں کے انتظاموں کو ظالمانہ انتظام کہہ سکتے۔ اور وہاں کے مظلوموں کیحالت پر ہمدردی کے خیالات ظاہر کرسکتے ہیں*

راقم (پادری) جی ایل ٹھاکرداس از
گوجرانوالہ (پنجاب)

کارسپانڈنس

جناب ایڈیٹر صاحب*

تسلیم۔ کئیے ناظرین تو ضرور اس انتظار میں ہونگے کہ مولوی صفدر علی صاحب اور حضرت سفیر۔ کیا کچھ کارروائی کر رہے ہیں۔ لیجئے انکو زیادہ انتظار نہ کرائیں۔ اس ذیل کی تحریر کو درج اخبار کرکے مجھکو اور چند ناظرین کو مشکور بنائیں۔ سنئیے ٢٧ کی صبح کو مولوی صفدر علی صاحب رتلام پہنچے۔ مگر میں بڑے افسوس کے ساتھ بیان کرتا ہوں کہ آپکی ایک آنکھ کی حالت بہت خراب تھی مگر خدا کے فضل سے دوسرے روز تک آرام ہو گیا ٢٧ کی شام کو مولوی صاحب نے اوّل پادری کیمپل صاحب سے ملاقات کی جو اُسی روز نینی تال سے رتلام وارد ہوئے تھے ٧ بجے شب کو کل مسیحی بھائی عبادت کی جگہہ میں جمع ہوئے۔ مولوی صاحب نے اُنکے روبرو سوسٹیٹی کے قایم ہونیکی ضرورت بیان کی جسکی تائید میں پادری کیمپل صاحب نے بہت کچھ کہا جسے کلیسا کے ممبروں کے دلوں میں اسبات

کا زیادہ اثر پیدا ہوا۔ ڈونیشن اور سبسکرپشن دونوں قسم کا چندہ لوگوں نے دینیکا وعدہ کیا۔ اور چار صاحبوں نے اسیوقت ادا کر دیا جو تعداد میں ساڑھے آٹھ روپیہ ہوا۔ یہاں ابھی کوئی کمیٹی قایم نہیں ہوئی۔ مگر اُمید ہے کہ جلد کمیٹی قایم ہوگی اور چندہ وصول ہو کر سیونگ بنک میں جمع ہو جاویگا۔ ۲۸ کی صبح کو رتلام سے مولوی صاحب اور راقم نیمچ کے لئے روانہ ہوئے۔ ۱۲ بجے دن کے نیمچ پہنچے اور ڈاکٹر ایس میسی Massey صاحب کے مکان پر مقیم ہوئے۔ اُسی وقت انتظام کیا گیا کہ آج شام کو وہاں کے بھائیوں سے ملاقات کی جاوے اور ایسا ہی ہوا سات بجے شام کو مشن اسکول کے بڑے کمرے (ہال) میں تمام بھائی بہن یورپین اور دیسی جمع ہوئے۔ پہلے پادری ولسن صاحب کی درخواست پر راقم نے ایک تھوڑی سی تقریر پاک کلام کے منجانب اللہ ہونے کے ثبوت میں کی۔ اور بعد اُسکے مولوی صاحب نے اپنے مقصد کو بیان کیا۔ پادری ولسن صاحب نے مولوی صاحب کی جو بہت قیمتی اور موثر تھی تائید کی۔ اور یہاں پر کمیٹی قایم ہوئی جسکے سکرٹری مسٹر جارج پال ہیڈ ماسٹر مشن اسکول مقرر ہوئے اور ممبروں کے نام یہہ ہیں۔ ڈاکٹر ایس میسی صاحب بابو بالا رام صاحب۔ مسٹر مینھو صاحب۔ سوسیٹی کے واسطے چھ روپیہ چندہ ہوا۔ اسکے بعد پادری ولسن صاحب کے بنگلہ پر مولوی صاحب اور بندہ نے کھانا کھایا اور اُسیوقت ۲ بجے کی گاڑی میں اجمیر کے لئے روانہ ہوئے ۲۹ تاریخ گیارہ بجے دن کے اجمیر داخل ہوئے گاڑی کرایہ کرکے پادری تاراچند صاحب کے مکان پر آئے۔ جنہوں نے بڑی خوشی سے ہمکو اپنے مکان میں اوتارا۔ اب حضرت سفیر کا انتظار تھا مگر یہہ انتظار عرصہ تک نہ رہا۔ کیونکہ حضرت سفیر بھی اُسی روز ایک بجے کی گاڑی میں جبلپور سے یہاں پہنچے ✢

اُسی روز شام کو میں اور حضرت سفیر یونائیٹڈ مشن کے احاطہ میں گئے۔ چونکہ سب مشنری صاحب اپنی کارروائی میں مشغول تھے۔ اسواسطے اچھی طرح سے کوئی گفتگو نہ ہوئی ۳۰ تاریخ کی صبح کو مولوی صاحب اور حضرت سفیر پھر احاطہ میں تشریف لیگئے۔ وہاں پر مشنری صاحبان سے ملاقات کی اور یہہ بات قرار پائی کہ آج شام کو ڈاکٹر فلپس صاحب کا درس ۶ بجے شام کو شروع ہوگا۔ اُسکے بعد مولوی صاحب اپنا مضمون پیش کریں اور اُنکے بعد حضرت سفیر نور افشاں کی بابت چند باتیں بیان کریں۔ ۶ بجے شام کو پریسبٹیرین چرچ میں تمام پریسبٹیرین کلیسیائے راجپوتانہ کے مشنری اور ڈیلیگیٹس اور اجمیر کی دوسری کلیسیاؤں کے ممبر اور پاسٹر بھی جمع ہوئے تخمیناً سواسو سے زیادہ آدمی حاضر تھے۔ پادری جیمس صاحب میر مجلس مقرر ہوئے۔ اوّل پادری تاراچند صاحب نے دُعا کی بعدہٗ ڈاکٹر فلپس صاحب نے اپنا مضمون جو سنڈے سکول کے بارہ میں تھا پیش کیا۔ صاحب موصوف کی قوت بیانیہ بہت عمدہ ہے۔ پادری گرے صا[حب] مترجم تھے۔ قریب سوا گھنٹہ [illegible] تک لیکچر دیا۔ اسکے بعد مولوی صفدر علی صاحب نے اپنا مضمون پیش کیا۔ چونکہ وقت تنگ تھا لہٰذا بہت مختصر طور سے بیان کیا گیا۔ پادری گرے صاحب نے مولوی صاحب کی تائید کی۔ مولوی صاحب کے بعد حضرت سفیر نے نور افشاں کی ترقی اور بہبودی کی نسبت کچھ بیان کیا جو نہایت پُرتاثیر تھا دیکھئے اگر کوئی صاحب کچھ توجہ کریں۔ اب بندہ تو پیر کے دن صبح کی ریل میں رتلام روانہ ہوگا۔ اور حضرت سفیر کل دو بجے دن کی گاڑی میں نصیر آباد تشریف لیجائینگے۔ اور مولوی صاحب پیر تک یہاں ہی مقیم رہینگے۔ اور حضرت سفیر کی واپسی پر الہ آباد روانہ ہونگے۔ سفیر صاحب صرف آگرہ تک آپکے ہمراہ جائینگے۔ ناظرین نور افشاں سے التماس ہے کہ وہ اپنی خانگی دُعاؤں میں اِن دونوں بزرگوں کے لئے خدا سے عرض کریں کہ وہ اپنا فضل انکے شامل رکھے ✢

یکم نومبر ۱۹۰۱ء کو پادری تاراچند صاحب نے صبح کیوقت گرجے میں یہہ اشتہار دیا کہ "آج شام کو مولوی صفدر علی صاحب ایک درس دینگے جو خاصکر دیسی عیسائیوں کے لئے ہوگا۔" شام کو مولوی صاحب نے ہندوستانی مسیحیوں کی تعلیم اور تربیت کی بابت ایک عمدہ درس دیا اُسکے بعد کل مسیحی پادری تاراچند صاحب کے مکان پر آئے وہاں پر مولوی صاحب سے ملاقات کی۔ اور سوسیٹی کے چندے کی کتاب گھمائی گئی دس روپیہ پانچ آنہ چندہ ہوا۔ تین شخصوں سے درخواست کی گئی کہ وے سوسیٹی کے ممبر ہو کر اُسکی ترقی کی کوشش کریں اُن کے نام یہہ ہیں پادری تاراچند صاحب۔ مسٹر سنگھن صاحب مسٹر الفریڈ۔ ایس۔ جرمی صاحب بی اے آخری دونوں صاحب ہیڈ ماسٹر ہیں پہلے تو خاص اجمیر مشن اسکول کے اور دوسرے صاحب نصیر آباد مشن اسکول کے۔ صاحبوں سے یہہ درخواس[ت] [illegible] علاقہ میں اسی سوسیٹی کے متعلق کمیٹی [illegible] جمع کرکے سیونگ بنک میں جمع کریں ✢

۲ نومبر کو بارہ بجے دن کے گاڑی میں مولوی صفدر علی صاحب ہمراہی حضرت سفیر جو اسی گاڑی میں (۱۱ بجے دن کے) نصیر آباد سے آئے تھے۔ جبلپور کو روانہ ہوئے۔ اور بندہ دو بجے کی گاڑی میں روانہ ہو کر دوسرے روز صبح ۵ بجے رتلام بخیریت تمام فایز ہوا ✢

راقم

احمد شاہ۔ از رتلام

واقعات اور رائیں

اخبار عام ناقل ہو کر روسی شہزادہ گیلٹزن جو کاشغر اور یارقند کی سیر کرتا ہوا لداخ کی راہ سے کشمیر میں آیا ہی وہ کوئی پولٹیکل مین نہیں ہی - بلکہ ایک سیلانی شکاری ہی :: اسکو معلوم بھی نہیں ہی کہ سرحد پامیر پر اُسکے فوجی جرنیل نے اس گورنمنٹ کے فوجی افسر کو کیسا ذلیل کیا ہی جنکے یہاں وہ مہمان ہونے آیا ہی :: شہزادہ موصوف گورنمنٹ کی اجازت سے آیا ہی اور یہہ اجازت اسکو اسلئے دیگئی ہی کہ وہ ایک پرائیوٹ امیر ہی - وسط ایشیا کے معاملات سے اُسکو کچھ تعلق نہیں :: اسکے آنے کی نسبت کشمیر میں بیشمار افواہیں پھیلی تھیں وہ تمام بے بنیاد ہیں :: [illegible]نوں کا ذکر گذشتہ پرچہ میں کر چکے ہیں لیکن ایک [illegible] روسیہ ترکستان کا گورنر جنرل براہ راست [illegible] پہنچایا ہی کہ وہ [illegible] [illegible]ن کی گستاخانہ کارروائی کی معافی مانگے - اور گورنمنٹ سے دست بستہ ہوکر صلح چاہے :: شہزادہ موصوف کی نسبت بیان کیا گیا ہی کہ انکو قدیم ہنر کے حالات کی دریافت اور تحقیقات کا بہت شوق ہی اور اسی کے لئے انہوں نے وسط ایشیا کے دشوار گذار مقاموں کا سفر کیا ہی اور اسی علمی تحقیقات کیواسطے وہ ہندوستان میں تشریف لائے ہیں - وہ کچھ روز کشمیر کی سیر کرکے راولپنڈی میں تشریف لاوینگے اور زاں بعد ہندوستان کے دیگر مقامات کی سیر کرتے ہوئے ماہ دسمبر میں کلکتہ پہنچینگے - زاں بعد شہزادہ موصوف برہما کو جاوینگے - اور پھر سیلون کی سیر فرماوینگے یہہ شہزادہ صاحب کچھ عرصہ انگلستان میں بھی رہ چکے ہیں اور زبان انگریزی میں اچھی بات چیت کرسکتے ہیں +

گورنمنٹ مدراس نے سال آیندہ سے ایک جدید عہدہ انڈر سکرٹری کا منظور فرمایا ہی - اسکی تنخواہ بارہ سو روپیہ ماہوار ہوگی - اس جدید خرچ کے نکالنے کے لئے منسٹری سکرٹری کی تنخواہ میں پانسو روپیہ گھٹایا گیا یعنی بجائے اڑھائی ہزار کے دو ہزار ماہوار اس عہدہ دار کو ملا کریگا - سررشتہ تعلیم کے اخراجات میں بھی ایک لاکھ روپیہ کم کیا گیا ہی - یعنی بجائے ساڑھے اٹھارہ کے سترہ لاکھ پچاس ہزار اس سررشتہ پر صرف ہوگا + منہ

پونا کے سینٹ میریز سکول میں لارڈ ہیرس صاحب گورنر بمبئی نے عورتوں کی تعلیم پر ایک زبردست تقریر کی انہوں نے یہہ کہا ہی کہ اس ملک میں عورتوں کی تعلیم نہایت ضروری ہی :: تعلیم نسوان سے ہندوستانی عورتوں کو یہی فایدہ نہیں ہوگا کہ وہ اپنے گھر کے عام فرائض کو اچھی طرح سمجھنے لگینگی - بلکہ انہیں اور بھی کئی طرح کے شغل ملینگے :: انہوں نے یہہ بھی کہا کہ تعلیم سے عورتیں اپنی روزی کمانیکے قابل ہوتی ہیں - اور بغیر مردوں کی امداد کے وہ اپنی اوقات بسر کرسکتی ہیں :: علاوہ ازیں عورتوں کے لئے سرکاری ملازمت میں ابھی بہت سا کام پڑا ہوا ہی :: انگلستان میں سرکاری محکموں اور دفتروں میں ہزاروں عورتیں کام کرتی ہیں لیکن ہندوستانی عورتوں کو یہہ اختیار نہیں دیا جاتا ہی + منہ

اخبار کاٹھیاواڑ ٹائمز نے جوناگڈھ کی ایک عجیب خبر شایع کی ہی جو اگر کسی اردو اخبار میں ہوتی تو غالبا قابل یقین نہ سمجھی جاتی - وہ لکھتا ہی کہ محلہ شیل میں ایک بکری نے عجیب بچہ دیا جسکے کان تو چار تھے - ٹانگیں آٹھ اور دُمیں بھی دو تھیں + منہ

ہمعصر پاینیر کچھ دنوں سے پنجابی مہاجنوں کے برخلاف قلم چلانے لگے ہیں :: ہمعصر موصوف گورنمنٹ کو سمجھانا چاہتے ہیں کہ بنیوں کے زیادہ سود لینے کے سبب سے رعایا غریب ہو رہی ہی - اور اسلئے سرکار سے بگڑ رہی ہی جو بہ روسی گورنمنٹ فوج کے سہارے صرف رعایا کی محبت پر بھروسا کرکے ملک کی حکومت کرتی ہی - ایسی رعایا کی ناراضی ایک خوفناک مصیبت ہی :: ہمعصر کا آخری قول بیشک درست ہی :: لیکن بنیوں کا رعایا سے زیادہ سود وصول کرنا اسکی غریبی کا باعث نہیں ہی ؟ اگر رعایا غریب نہ ہو تو اُسے مہاجن کے آگے ہاتھ پسارنے کی ضرورت ہی کیوں ہو ؟ تو کیا مہاجنوں کو ستانے والے آئین سے وضع کرنے سے کبھی رعایا کی غریبی گھٹنی ممکن ہی ؟ پاینیر ایسے واقفکار ہمعصر کو ایک غلطی کے سدھارنے کے واسطے سرکار کو دوسری غلطی میں ڈالنے کی فکر کرنا ہرگز شایان نہیں ہی :: سرکار کچھہ سوچ کر سمجھ سکتی ہی کہ رعایا کی غریبی کا کارن مہاجنوں کا زیادہ سود نہیں ہی :: اس باعث کو ہٹانے سے سرکار آسانی سے رعایا کی محبت کو مضبوط کرسکتی ہی +

ہمعصر عام مخبر ہی کہ بہار میں جس نیک عورت کے خاوند کے ساتھ ستی ہونے میں پولیس نے دست اندازی کی تھی اُس کا مقدمہ حال میں بانکی پور کے سشن سے فیصل ہوگیا ہی :: ناظرین کو معلوم ہی کہ وہ ستی عورت چتا سے زندہ [illegible] باہر نکالی گئی - اور دوسرے روز علی الصباح خاوند کے عالم کو جلدی :: چودہ آدمی دورہ سپرد کئے گئے تھے :: عدالت میں ثابت ہو چکا ہی کہ انہوں نے اس ستی کو بہت کچھ سمجھایا بجھایا تھا آئین کا ڈر دکھایا تھا :: لیکن جس کا دل خاوند کے بغیر خالی ہوگیا ہی اُسے یہہ سمجھانا بجھانا کیا فایدہ پہنچا سکتا ہی اور موت ہی جسکو پیاری معلوم ہونے لگی ہی قانون کا ڈر اُسے کیونکر ہو؟ وہ کسیکو کچھ بے کہے سُنے چتا میں کود پڑی :: پس یہہ چودہ آدمی چھوڑ دئے گئے ہیں +

پٹیالہ اخبار رقمطراز ہی کہ :- ہمکو معلوم ہوا ہی کہ جلسہ تولید سعید ولیعہد بہادر پر کسی اخبار کے ایڈیٹر یا مالک کو مدعو نہیں کیا گیا - بلکہ جن معاصرین کی درخواستیں بطلب اجازت حاضری پٹیالہ آئی تھیں - انکو اجازت حاضری

نہیں ہوئی۔ اور روک دیا گیا ہو کہ کوئی موقعہ حاضری نہیں ہو۔ اگر اب بھی کوئی صاحب ناخواندہ مہمان ہونیکی جرات کرینگے۔ تو یقیناً ناکام واپس جاوینگے اور باریابی دربار کی اجازت نہ ہوگی۔ ہم اُمید کرتے ہیں کہ ہمارے معاصرین اب ذرہ غیرت سے کام لینگے*

۲۸۔ اکتوبر بدھ کے روز ساڑھے چار بجے شملہ کے لکڑ بازار میں بڑے ظلم کا خون ہوا۔ ایک دھوبی نے قلت رَاش سے اپنی بی بی کا گلا کاٹا اور خود بھی خودکشی کرنا چاہا۔ مگر ناکامی ہوئی۔ اب وہ ہسپتال میں پڑا ہوا ہے*

پٹیالہ اخبار لکھتا ہو کہ معلوم ہوا کہ سرکاری نوٹ بنانیوالوں نے کابل میں پناہ لی اور اپنے پیشہ کو کامیاب کر رہے ہیں چند مہینے گذشتہ میں بہت سے کم تعداد کے جعلی نوٹ کابل سے بھیجے گئے جو کابل سے تجارت کرتے ہیں انمیں سے بعض کا لاہور میں پتہ ملا۔ چند ہفتے ہوئے کہ پانچ روپیہ والا نوٹ ایک طالب علم کے پاس ملا اُسنے کہا کہ کابل سے [illegible] نے مجھے بھیجا ہو۔ یہہ معاملہ لوکل گورنمنٹ [illegible] پیش ہوا ہے*

تعلیمیافتہ ہندوستانی جو ریلوے کا سفر کرتے ہیں۔ چاہتے ہیں کہ گاڑی میں جداگانہ کمپارٹمنٹ ہوں۔ ایک میں خوش پوشاک معزز ہندوستانی ہوں اور دوسری میں بُری پوشاک پہنے رذیل قسم کے لوگ ہوں۔ ایک معصر کا بیان ہو کہ اس سے بہت سے ہندوستانی جو اعلیٰ کلاسوں میں سفر کرتے ہیں نہ کرینگے۔ اور افسران ریلوے اس انتظام کو پسند نہ کرینگے۔ اور خیال کرو کہ افسران ریلوے کو کیسی محنت پڑیگی کہ ہر ایک سٹیشن پر پوشاک کے موافق مسافروں کو منتخب کیا کریں۔ اور سفر دراز میں مسافر کو گاڑی بدلنا پڑیگی۔ کیونکہ جب روانہ ہوا تھا تو صاف کپڑے تھے۔ راستہ میں گرد آلودہ ہوگئے ہیں*

حکام اجمیر آجکل اس تجویز پر غور کرنے میں مصروف ہیں کہ شہر میں ساگر جھیل سے پانی لاوینگے۔ جو چند میل پر واقع ہو اور درمیان میں پہاڑی ہو۔ اس جھیل میں ۱۹ فیٹ پانی ہو۔ ابھی تک یہہ قرار نہیں پایا ہو کہ مصارف کون اُٹھائیگا۔ تجویز ہو کہ یہہ مصارف ریلوے میونسپلٹی اور رفع تکلیف قحط فنڈ میں تقسیم ہو۔ جسقدر جلد یہہ کارروائی ہو اسیقدر بہتر ہو۔ کیونکہ آناساگر کی جھیل اتھلی ہوگئی۔ پانی گدلا ہو۔ اور پینے کے قابل نہیں ہو۔ آناساگر جھیل کے خشک ہونے سے ہندوستانیوں پر عمدہ اثر پڑا ہو کہ سابق کی بہ نسبت اب پانی کے کاموں سے بہت خوش ہیں۔ اونچی ذات کے ہندو جو پانی کے کام کو نفرت سے دیکھتے ہیں رضامند ہوئے کہ یہہ صاف پانی پئینگے۔ جب عمدہ خالص پانی کنوؤں اور جھیل میں میسر نہیں آتا ہو*

آنکھوں کی تازگی کے لئے یہہ مفید ہو کہ ایک پیالے میں نیم گرم پانی لیکر اُس میں نمک اس اندازے آمیز کرے کہ اسکا خفیف ذائقہ زبان پر معلوم دے۔ بعد ازاں پانی میں آنکھوں کو ایک دفعہ کھولے اور بند کرے نمی کو نہ پونچھے اور کچھ عرصہ تک آنکھوں کو بند رکھے*

ہمکو ایک نہایت ہی خوفناک زہر خورانی کے مقدمہ کی اطلاع ملی ہو۔ جو ۱۰۔ اکتوبر کو ڑپنا پلی میں واقع ہوا معلوم ہوتا ہو کہ ایک مہتر نے اپنے ہاتھ کی پکائی ہوئی چند روٹیاں اپنے ہم قوم گاڑیبان کو دیں۔ اور گاڑیبان نے فیاضی سے کئی عورتوں اور بچوں کو تقسیم کر دیں۔ اور تھوڑی سی روٹیاں محلہ کے کتوں کو کھلا دیں۔ نتیجہ یہہ ہوا کہ تھوڑی دیر بعد تین کتے مر گئے اسی دن ایک لڑکا بھی مر گیا اور دوسرے دن اور دو لڑکے مر گئے۔ باقیماندہ لوگ جنھوں نے روٹیاں کھائیں تھیں میونسپل ہسپتال میں پڑے ہوئے ہیں۔ یہہ امر ابھی تک معلوم نہیں ہوا کہ کس غرض سے روٹیوں میں زہر ملایا گیا* پنیالہ

مہاراجہ صاحب اندور کی نسبت ایک انگریزی اخبار نے یہہ خبر لکھی ہو کہ اُنہوں نے اپنی دختر اصغر پنجسالہ کی شادی ایک دوازدہ سالہ طفلک سے کر دی حالانکہ بڑی دختر ابھی کنواری ہیں۔ نہیں معلوم یہہ خبر کہانتک سچ ہو*

ایک اخبار لکھتا ہو کہ:۔ امریکہ میں مصنوعی بارش کی ترکیب میں کامیابی ہوئی۔ سب سے زیادہ ہمارا ملک آجکل ایسی باتوں کا محتاج ہو۔ لیکن دیکھنا یہہ ہو کہ پیداوار اسقدر ہو سکے گی کہ ایسی قیمتی بارش کے مصارف ادا ہو نیکے بعد ہمارے غریب کاشتکار کو کچھ بچ رہے۔ اب بے محل بارش روکنے کی بھی کوئی ترکیب ضرور نکالنا چاہئے کیونکہ جبتک بے محل امساک و بے موقع بارش دونوں کی ترکیبیں کام میں نہ لائی جائینگی۔ پورا اطمینان نہیں ہو سکتا* عام

المورٰہ میں پچھلے دنوں ایک ہندو کے عیسائی کرنے پر جو فساد ہوا تھا اسکی پاداش میں تین سرغنوں کو سزائیں دیگئیں۔ دو کو ایک ایک ماہ قید کی گئی۔ اور ایک سال تک ایک ایک ہزار کے مچلکے لئے گئے تیسرے کو دو ہفتہ کی قید ہوئی اور ایک سو کا مچلکہ لیا گیا۔ تین اور کو بجرم فساد تیس تیس روپئے جرمانہ ہوئے* منہ

بمبئی سے خبر آئی ہو کہ مرہٹے ہندوؤں کا ایک جلسہ ہوا جسمیں انہوں نے یہہ شکایت کی کہ پادری لوگ چھوٹی چھوٹی کتابیں اور پرچے تیار کر کے ہمارے دیوتوں کی توہین کرتے ہیں۔ خصوصاً سری کرشن مہاراج کی۔ یہہ تجویز ہوئی کہ ایک بڑا بھاری جلسہ کیا جاوے۔ اور گورنمنٹ سے اس امر کی استدعا کی جاوے کہ پادریوں کا یہہ کام ۱۸۵۸ء کے ملکہ معظمہ کے شاہی اشتہار کے خلاف ہو* منہ

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

سرحد پامیر کے فیصلے کے لئے کہتے ہیں کہ سینٹ پیٹرسبرگ میں کانفرنس ہوگی +

روسی اخبار لکھتے ہیں کہ بدخشاں قلمرو افغانستان سے باہر ہے +

ممالک متحدہ امریکہ میں ۱۸ ہزار اخبار شایع ہوتے ہیں +

نیویارک کے ایک ہی شہر میں شراب خانوں کی تعداد دس ہزار ہے +

ممالک متحدہ امریکہ میں پونے دو لاکھ شراب خانے ہیں۔ نشان تہذیب! +

روس نے محاصرہ کی ۸-۸ توپوں کی سولہ باڑیاں سرویہ کو عطا کیں +

گورنمنٹ روس نے ایرانی و چینی سرحدوں پر قلعے بنانے کا ارادہ کیا ہے +

معاملات مصر پر وزیر اعظم انگلستان کی پُرزور تقریر نے یورپ میں بڑا اثر پیدا کیا +

روس کے رفع قحط پر آیندہ چھ ماہ میں اسی کروڑ روپیہ صرف ہوگا۔ یہ رقم روس کے کل بجٹ سالانہ کے برابر ہے +

۱۰- نومبر کو انگلش چینل میں سخت طوفان آیا۔ کئی جہاز لنگر سے ٹوٹ گئے +

کابل میں ہیضہ شدید پھوٹا ہے۔ امیر صاحب نے دربار کرنے ملتوی کر دیئے۔ کل کام بذریعہ خط و کتابت ہوتا ہے +

حال کے سخت طوفان سے ساحل انگلستان پر بہت مالی نقصان ہوا۔ ۴۰ آدمی غرق ہوئے +

برزیل میں پھر انقلاب ہوا۔ پریسیڈنٹ و کانگریس میں ناچاقی ہوئی۔ کانگریس موقوف کی گئی وہ حکم نہ مانتی تھی پریسیڈنٹ بادشاہ بن بیٹھے +

عہدنامہ افریقہ کے متعلق انگلستان و پرتگال میں فیصلہ کچھ نہ ہو سکا +

مصر میں ناراضی ہے کہ انگلستان اسکو خالی کرنے کی خواہش رکھتا ہے +

برلن کے ایک مشہور بنک نے ستر لاکھ مارکس کا دیوالہ نکالا ہے۔ اسلئے بڑے دو حصہ داروں نے خودکشی کی سیکڑوں آدمی برباد ہو گئے ہیں +

انگلستان میں ایک توپ ایسی بنائی گئی جسمیں پھٹنے کا خوف مطلق نہیں +

ممالک متحدہ امریکہ میں ۱۸۹۱ء کے پہلے ۹ ماہ میں ۸۸۶۶ دیوالے نکلے۔ ان تجارتی کمپنیوں کی زیرباری کی مجموعی رقوم پونے ۳۱ کروڑ پونڈ تھی +

افریقہ کی جھیل وکٹوریا میں جرمنی والوں نے جہاز بنانیکا کارخانہ کھولا ہے +

شکاگو کی عالمگیر نمایش میں ایک ہندو گانوں بھی آباد کر کے دکھایا جاویگا +

جزیرہ انڈمان سے ایک نہایت بربادی بخش طوفان کی خبر آئی۔ انگریزی اگبوٹ مسمی انٹرپرایز مع ۱۰۰ مسافروں کے ٹوٹ کر تباہ ہو گیا۔ کل چھ آدمی بچے جو تیر کر پار لگے۔ باقی ملاح کپتان وغیرہ غرق ہو گئے +

بیان کیا گیا ہے کہ لارڈ ڈفرن صاحب وزیر خارجہ انگلستان ہونگے +

امریکہ میں انتخاب پریسیڈنٹ کے لئے دو زبردست امیدوار پیش ہوئے + ایک صاحب مسٹر ہیریسن ہیں اور دوسرے مسٹر ڈیوڈ ہل۔ اول صاحب آزادی سکہ نقرہ کے مخالف ہیں دوسرے صاحب معاون ہیں +

سنگھائی میں ایک انگریز کو ۹ ماہ کی قید اس جرم میں ہوئی کہ وہ چینی لوگوں کی ایک خفیہ سوسیٹی کو ہتھیار بہم پہنچاتا تھا +

ولایت کا ایک اخبار اسٹینڈرڈ رائے دیتا ہے کہ انگریزوں کو مناسب ہے کہ روسی قحط زدہ لوگوں کے لئے چندہ جمع کریں +

مرحوم نواب صاحب ممدوٹ کا بھانجا ریاست کے خرچ پر چیفس کالج لاہور میں تعلیم کے لئے بھیجا گیا ہے +

کرنول (مدراس) میں کئی ہزار آدمیوں نے تنگ ہو کر غلہ کے مکانات پر لوٹ مچادی۔ پولیس نے بہت کوشش کی کچھ پیش نہ گئی +

ناگپور کے سنگین صدمہ ریلوے کی نسبت سرکاری تحقیقات جاری کی گئی +

کشمیر میں بقول اخبار رہا پونیر گورکھا لوگوں کی نو آبادی قایم کرینگے +

مشن سکول کشمیر کے لئے [illegible] نے نقرہ و برنج کے تمغے عطا کئے ہیں +

ہندوستان میں ریلوے مسافروں کے کرایہ میں تخفیف کیجاویگی +

اپریل سے ستمبر تک ہندوستان سے ۹ لاکھ ۲۵ ہزار من گیہوں باہر گئی +

ہندوستان کی نوایجاد اشیا کے لئے ایک عجائب گاہ کلکتہ میں بنیگی +

ملتان میں بھی سررشتہ آبرسانی کا اجرا منظور کیا گیا ہے +

امرتسر اور فیروزپور سے بھاری ذخیرے غلے کے کوئٹہ کو بھیجے گئے +

خانگی میں نہر چناب کے کام کے لئے گورنمنٹ نے ۱۴ لاکھ منظور کیا +

کشمیر کے منتظمان مہانداری کو حضور وائسرائے کیطرف سے پروانے خوشنودی دیئے گئے۔ بعض افسران کو کلکتہ سے یادگاری تمغے ارسال کئے جاوینگے۔

روسی شہزادہ گیلشزن نے سرینگر میں حضور سے شرف نیاز حاصل کیا۔

تالاب پشکر سے اجمیر میں پانی لانے کے کام پر ایک لاکھ صرف ہوگا۔

جہلم میں ایک پچاس سالہ عورت کی ٹانگ میں بھڑ نے سخت کاٹا۔ فوراً مر گئی۔

یکم جنوری ۱۸۹۲ء سے کوہ مری میں گھوڑوں۔ کتوں و گاڑیوں پر میونسپل ٹکس لیا جاویگا۔

اجمیر کے متصل ایک بھاری تالاب آبپاشی بصرف دو لاکھ روپیہ بنانے لگے ہیں۔

حافظ آباد ضلع گجرانوالہ میں بہت ژالہ باری ہوئی ہے۔

ضلع جہلم میں ایک عادی مجرم کو اپنے بھائی کے زیور چرانے کے جرم میں دایم الحبس کی سزا دیگئی۔

رتن گری میں عدالت سب جج کے سررشتہ دار اہلکار شنا کو چھ ماہ قید اس جرم میں ہوئی کہ مسلوں سے چھ سو روپیہ کے سٹامپ کورٹ فیس اتار کر خورد برد کرلئے تھے۔ عام

مردم شماری ہندوستان کی مکمل فہرستیں وسط دسمبر کو شایع ہونگی۔

آنریری مجسٹریٹ الہ آباد پر سر بازار حملہ کرنے کے مجرم کو دس سال قید ہوئی۔

کرنول میں ۰ نومبر کو پھر غلہ کی لوٹ ہوئی۔ کوئی نہیں پکڑا گیا۔ فاقہ کشوں نے سونٹوں اور کلہاڑیوں سے حملہ کیا۔ اور لوٹ مچائی۔ حضور گورنر کو تار بھیجے گئے کہ فوجی سپاہ حفاظت شہر کو بھیجیں۔

پونا میں دامودر گوپال برہمن کو سکہ قلب کے چلانے کے لئے ایک روز قید محض اور دس روپیہ جرمانہ ہوا۔

چانده میں حال کی طغیانی سے ڈیڑھ لاکھ روپیہ کا نقصان ہوا۔ اسکے زور سے سترہ سو گھر مسمار ہوگئے۔

صاحب رزیڈنٹ بہادر ۱۱ نومبر کو کشمیر سے روانہ سیالکوٹ ہوگئے۔

بمبئی میں یہ تجویز ہو رہی ہے کہ ایک تجارتی عجائب گاہ بنائی جائے۔

ناگپور میں ایک سائیس نے ایک عورت کے کان کاٹ لئے دو سال قید کی گئی۔

اجمیر میرواڑہ میں ۱۵ ہزار خیراتی کاموں پر ہیں بیکانیر میں ۳ ہزار۔

کشمیر میں نرخ دھان بحکم سری مہاراجہ صاحب کشمیر ارزاں کیا گیا۔ اب اٹھارہ آنہ ڈبل کو سوا دو من ملا کریگا۔ رعایا خوش ہے۔

چترال کے سردار سرینگر میں آئے حضور وائسرائے پہلے سے چل دیئے تھے۔

کشمیر ریلوے کے لئے پسندیدہ سڑک کہتے ہیں براہ ایبٹ آباد جاویگی۔

نصیر آباد سے لیکڑی تک بصرف ۱۲ لاکھ روپیہ شاخ ریلوے بنیگی۔

بالفعل گورنمنٹ کا کوئی ارادہ کابل کیطرف ریلوے بڑھانیکا نہیں ہے۔

حضور وائسرائے کے دورہ کشمیر میں کامل کامیابی ہوئی تمام پارٹی بشاش ہے۔

بیگم صاحبہ بھوپال نے واسطے استقبال ہز ایکسیلنسی وائسرائے صاحب بہادر کے چھ لاکھ روپیہ منظور فرمایا۔

پنجاب میونسپل بل یکم دسمبر ۱۸۹۱ء کو قانون ہوجائیگا۔

رویداد جلسہ خاص باجلاس شہزادہ محمد نادر صاحب پریزیڈنٹ۔ بابو رائے بڑودہ صاحب وائس پریزیڈنٹ بابو جگل کشور صاحب۔ سید غلام محمد صاحب۔ لالہ منسا رام صاحب تاجر پارچہ۔ لالہ گوپی مل صاحب۔ مولوی محمد حسن صاحب چودھری علی بخش صاحب۔ ماسٹر مولراج صاحب سید خورشید علی صاحب۔ لالہ منسا رام صاحب ساہوکار لالہ سالگ رام صاحب۔ خواجہ احسن شاہ صاحب۔ منشی محمد بخش صاحب۔ منشی رحیم بخش صاحب۔ ممبران۔

۴۔ اگست ۱۸۹۱ء

نمبر ۱۔ چونکہ ممبران جدید میونسپل لودیانہ مشتہر گزٹ گورنمنٹ پنجاب میں ہوچکے ہیں اب حسب دفعہ ۱۲ و ۱۳ ایکٹ ۱۳ ۱۸۸۴ء منتخب ہونا پریزیڈنٹ کا مناسب ہے **اتفاق** رائے سے تجویز ہوئی کہ شہزادہ محمد نادر صاحب سی۔ آئی۔ ای پریزیڈنٹ منتخب کیا جاوے اور واسطے منظوری صاحب کمشنر و مشتہری گزٹ پنجاب لکھا جاوے۔

نمبر ۲۔ رپورٹ سید غلام محمد صاحب میونسپل کمشنر مشعر اسکے کہ واپسی کی میعاد بموجب ضمیمہ ۲ و مد ۲ و ایکٹ ۱۵ ۱۸۷۷ء ایکٹ میعاد نوے روز کی مقرر ہے اور اسبارہ میں فیصلہ ۹۵ و ۱۲۳ چیف کورٹ پنجاب شاید ہے اب جو واپسی کی درخواست تین درج رجسٹر واپسی ہوئی ہیں وہ اکثر زاید المیعاد ہیں تا تصفیہ جنرل کمیٹی واپسی بند کیجاوے اسکا فیصلہ گورنمنٹ سے کرایا جاوے۔ **تجویز** ہوئی کہ ایک سب کمیٹی اسبارہ میں صاحبان ذیل کی مقرر ہو کہ اپنی رائے بمقابلہ قانون بحوالہ رپورٹ سید غلام محمد صاحب بہت جلدی پیش کریں اور اسمیں سینیر ممبر اس سب کمیٹی کے بابو رائے بڑودہ صاحب ہیں۔ بابو رائے بڑودہ صاحب۔ مولوی محمد حسن صاحب۔ مسٹر ایم وائلی صاحب سید غلام محمد صاحب۔

اشتہار

سید کرامت علی ولد سید بشارت علی ڈاکٹر جو صیغہ مشنری میں ملازم تھے اور عرصہ بارہ تیرہ سال سے پنشنیاب ہوکر بمقام لودیانہ سکونت پذیر ہوئے تھے۔ ۴ نومبر ۱۸۹۰ء کو انکا انتقال ہوگیا۔ اور ایک انکا بھتیجا ڈیڑھ سال جس کا نام امانت علی تھا اور ایک لڑکی امینہ بیگم جو انکی بیوی حاجی بیگم کی برادرزادی تھی اور جسکو انہوں نے بطور متبنی کے پرورش کیا تھا جسکی عمر تخمیناً گیارہ بارہ سال کی ہوگی پیچھے چھوڑ گئے۔ قبل از وفات ڈاکٹر صاحب نے ایک وصیت نامہ تحریر کیا جسکے رو سے علاوہ زیور و پارچہ جات جو بنام نہاد امینہ بیگم کے تھے اپنی دیگر جایداد منقولہ و غیر منقولہ میں سے جسکی تعداد تخمیناً تین ہزار روپیہ تھی ثلث کا مالک امینہ بیگم کو قرار دیا چونکہ امانت علی اور امینہ بیگم نابالغ تھے اس سبب سے ڈاکٹر صاحب نے ہمکو انکا کارندہ مقرر کیا کچھ عرصہ بعد امانت علی فوت ہوگیا صرف امینہ بیگم زندہ رہی۔ ماہ مئی ۱۸۹۱ء میں امینہ بیگم بھی فوت ہوگئی۔ مسمی غلام رسول ولد غلام محمد و مسمات حاجی بیگم ہمشیرہ غلام رسول زوجہ صاحب مرزا نے دعوی کیا کہ امینہ بیگم ہماری پھوپی زاد بہن تھی۔ اور اسکی جایداد کے وارث ہم ہیں۔ چنانچہ علاوہ پارچہ جات و زیور جو امینہ بیگم کے تھے۔ وہ دیگر زیور و پارچہ جات میں سے ثلث انکو دیدیا اور مکان میں سے ثلث حصہ پر انکو قابض کرکے رسید حاصل کرلی اب جو زیور برتن و پارچہ جات و حصہ مکان ازاں امانت علی جسکی تعداد دو ہزار دو سو روپیہ تخمیناً ہوگی اسکی بابت بھی غلام رسول و مسمات حاجی بیگم دعویدار ہیں کہ یہ بھی ہمارا حق ہے۔ لہذا اشتہار ہذا میعادی تین ماہ جاری کیا جاتا ہے کہ جس کسیکو کوئی عذر یا دعوی نسبت مال امانت علی کے ہو وہ اندر میعاد تین ماہ کے ہمارے پاس پیش کرے۔ ورنہ بعد انقضائے میعاد کسی کا دعوی سماعت نہ ہوگا۔ اور ہم بری الذمہ ہونگے ✦

المرقوم ۲۵۔ اکتوبر ۱۸۹۱ء

المشتہران

العبد	العبد	العبد
محمد حسن	جعفر حسین	میر محمد سعید

شکریہ

میں اپنے اُن عنایت فرما مشنری صاحبان اور مسیحی احباب کا۔ جنہوں نے راجپوتانہ۔ آگرہ۔ و دہلی کے گذشتہ سفر میں مسیحی اخلاق اور مدارات و مہمان نوازی سے مجھے ممنون فرمایا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا اور یقین کرتا ہوں کہ وہ یہ سنکر خوش ہونگے کہ میں ۱۱ ماہ رواں کو مع الخیر اپنے مزرعہ محنت میں واپس پہنچ گیا۔ اور پھر بدستور نورافشان میں اپنے خداوندکی خدمت میں مشغول و مصروف ہوں۔

اُن سب صاحبوں کو جنہوں نے نورافشان کی خریدی منظور فرمائی ہو۔ واضح رہے کہ مناسب سمجھا گیا ہو کہ شروع جنوری ۱۸۹۲ء سے انکے نام نامی درج رجسٹر ہوکے نورافشان جاری کیا جائے۔ تاکہ حساب درست رہے۔ اور شروع سال سے اخبار کا فیل رکھنا سبھوں کے لئے مفید و کارآمد ہو ✦

سفیر

لودیانہ

میلہ روشنی بخیریت گذر گیا۔ جیسا کہ ہر سال ہوتا ہو۔ امسال بھی بیرونجات سے جہلائے محمدی بکثرت اس مصنوعی درگاہ کی زیارت کے لئے فراہم ہوئے۔ مسیحی واعظوں نے بدستور میلہ کے لوگوں کو زندگی بخش کلام کی خوشخبری دی اور بتلایا کہ مسیح جہان ہے اور صرف اُسکی پیروی کرنے سے وہ زندگی کا نور پاسکتے ہیں جسنے فرمایا۔ کہ جہان کا **نور** میں ہوں۔ مگر جا متصل کو توالی میں ہر روز وعظ ہوتا رہا۔ اور سامعین بکثرت کلام سننے کو فراہم ہوتے رہے ❊ ایک روز ایک آوارہ گرد مولوی صاحب گرجا میں آ داخل ہوئے اور جبکہ وعظ ہو رہا تھا۔ واعظ کا قطع کلام کرکے پکارنے لگے کہ سنو صاحب! "مسلمان حج کے لئے مکہ کو جاتے اور ہندو ہردوار وغیرہ میں جاکے تیرتھ کا ثواب حاصل کرتے ہیں۔ ہمیں بتلاؤ کہ عیسائیوں میں بھی کوئی اسطرح کا متبرک مقام ہے؟" ہر چند واعظ نے انہیں خاموش رہنے اور وعظ میں ہارج نہ ہونے کے لئے کہا مگر وہ کب سنتے تھے۔ برابر چلاتا اور شور مچاتا جاری رکھا۔ کیونکہ اُنکا مقصد صرف کلام میں ہرج ڈالنا تھا۔ مجبوری زبردستی سے اُنکو گرجا سے باہر کیا گیا۔ تو آپ نے باواز بلند پکار اکہ مسلمانوں ان سور کھانیوالے کافروں کی بات ہرگز مت سنو۔ سب باہر جاؤ۔ اور آپ گرجا کے سامنے منادی کرنیکو کھڑے ہوگئے۔ جہانسے پولس کے سپاہی نے بمشکل اُنہیں ہٹایا ❊ آج کل ان مولوی ملانوں کی اس قسم کی کارروائیاں کیسی قابل افسوس اور شرمناک ہوتی ہیں۔ افسوس! ✦

شہر حضور لفٹنٹ گورنر بہادر کے خیر مقدم کے لئے جو ۲۰ نومبر کو مقرر تھا ہمہ تن چشم براہ تھا۔ جسکی کیفیت معلوم ہونے پر آیندہ کو لکھینگے ❊ ہمارا شہر نہ صرف پولٹیکل صورت پر آجکل پُربہار ہے بلکہ بعض (مذہبی) صورت سے بھی بوجہ ہم تقریب ہوجانے سالانہ مجلسوں مشن پنجاب اور ممالک مغربی و شمالی کے دوچند پُررونق ہے۔ ولایتی مشنری صاحبان اور دیسی دینی خدام اور بزرگان کلیسائے متفرقہ و بعیدہ چلے آتے ہیں۔ جو کیفیت آیندہ لکھینگے ✦

پادری ای۔ پی۔ نیوٹن صاحب کے لئے باہتمام مسٹر ایم والی منیجر امریکن مشن پریس لودیانہ طبع ہوا۔